7019-وراثت کا مسئلہ

سوال

گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل وراثت کے مسئلہ کی قران وسنت کے مطابق وضاحت چاہتا ہوں ؟

ایک شخص کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں ان میں سے ایک بیٹا فوت ہوگیا اور والد ابھی زندہ ہے ، اس کی کچھ مدت بعد والد کی بیوي فوت ہوگئی اور ترکہ میں کچھ ممتلاک جو صرف اس کی ذاتی ملکیت تھی چھوڑیں ، سوال یہ ہیں کہ :

1-ماں کی ممتلاکات کس طرح تقسیم ہونگی ؟

2–باپ کی موت کے بعد وراثت کس طرح تقسیم ہوگی خاص کر فوت شدہ بیٹے کے متعلقہ ؟
بیٹا فوت ہوا تو اس نے دو بیویاں سوگوار چھوڑیں (پہلی بیوي میں سے اس کا ایک بیٹا اور دوسري میں سے تین بیٹے ہیں) کیا فوت شدہ بیٹے کی اولاد وارث بنے گی ؟

پسندیدہ جواب

سوال میں ایک بار والد کی بیوي اور دوسري بار ماں کے لفظ بولے گئے ہیں، اس تعبیر کے اعتبار سے حکم بھی مختلف ہے جسے مد نظر رکھتے ہوئے دونوں احتمال کے اعتبار سے جواب دیا جاتا ہے :

اول :

فوت شدہ بیٹے کے ترکہ کی تقسیم :

اس کی دونوں بیویوں کو آٹھواں حصہ ملے جو وہ دونوں آپس میں برابر تقسیم کرینگی .

اس کے والد کو چھٹا حصہ ملے گا .

اگر تو وہ عورت (سوال میں احتمال کی بنا پر) ماں ہے تو اسے چھٹا حصہ ملے گا, اور اگر اس کے باپ کی بیوي ہے اس کی ماں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا .

اور باقی سارا مال اس کے چاروں بیٹوں کو ملے گا جو وہ آپس میں برابر برابر تقسیم کرینگے .

دوم :

والد کی بیوي یا ماں کے ترکہ کی تقسیم :

اگر والد کی بیوی ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں -موجودہ خاوند سے یا اگر اس نے پہلے بھی شادي کی ہے تو اس میں سے بھی- تو اس صورت میں اس کے خاوند کو نصف ملے گا، اور سائل نے ہمیں اس کے باقی ورثاء کا نہیں بتایا تا کہ باقی ترکہ بھی تقسیم کیا جاسکے.

اور اگر اس کی اولاد ہے -موجودہ خاوند یا اس کے علاوہ کسی اور سے- تو اس کے خاوند کو چوتھا حصہ ملے گا، اور سائل نے باقی ورثاء کے بارہ ہمیں نہیں بتایا.

اور اگر وہ ماں ہے تو اس کے خاوند کو چوتھا حصہ اور اس کی موت کے وقت جو زندہ اولاد تھی انہیں باقی ترکہ ملے گا ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر (یعنی: لڑکی سے ڈبل)

سوم:

والد کے ترکہ کی تقسیم:

اس کی بیوي -اگر اس کی بیوي ہو تو- کو آٹھواں حصہ ملے گا.

اور باقی سارا مال اس کی موت کے وقت زندہ اولاد کے مابین تقسیم ہو گا دو لڑکیوں کے برابر ایک لڑکے کو دیا جائے گا.

اور اگر اس کی بیوي نہ ہو تو سارا ترکہ اولاد کو ملے گا، لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر کے حساب سے.

اور رہا مسئلہ فوت شدہ بیٹے کی اولاد کا اس کے والد کی زندگی میں تو وہ اپنے دادے یا دادي کی وراثت کے حقدار نہیں، اور یہ کہ بیٹا -زندہ ہوتا تو- وارث بنتا اس کا یہ معنی نہیں کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کا حصہ اس کی اولاد میں منتقل ہو جائے گا.

کیونکہ اس صورت میں علماء کرام کے اجماع کے مطابق یہ بچے چچاؤں کے موجود ہونے کی بنا پر وارث نہیں ہونگے.

واللہ اعلم.